اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ
مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ
مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ
اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ
5 ع 1 يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

(45) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے جس قرآن کی آپ پر وحی کی ہے، اسے لوگوں کے سامنے پڑھیں اور نماز کامل طریقے سے ادا کریں۔ بلاشبہ فرائض اور سنتوں کا خیال رکھ کر کامل طریقے سے ادا کی جانے والی نماز اپنے پڑھنے والے کو گناہوں اور برے کاموں میں پڑنے سے روکتی ہے، کیونکہ اس سے دلوں میں خاص قسم کا نور پیدا ہوتا ہے جو گناہوں کے کاموں میں رکاوٹ بنتا اور نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ یقیناً اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا اور عظیم ہے۔ تم جتنا ذکر کرتے ہو، اللہ اسے جانتا ہے۔ تمھارے اعمال کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر اچھے ہوئے تو اس کی جزا بھی اچھی ہوگی اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔

(46) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ سے بحث مباحثہ اور جھگڑا نہ کرو مگر اس طریقے سے جو بہت عمدہ اور مثالی ہو اور وہ ہے وعظ و نصیحت اور واضح دلائل کے ساتھ دعوت دینا۔ ہاں، ان میں جو لوگ سرکشی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کریں اور تمھارے خلاف اعلانِ جنگ کریں تو ان سے اس وقت تک جنگ کرو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں یا ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں۔ یہود و نصاریٰ سے کہو: ہم تو اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ نے ہماری طرف اتارا ہے اور اس تورات و انجیل پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔ ہمارا اور تمھارا معبود ایک ہی ہے جس کی الوہیت، ربوبیت اور کمال میں کوئی اس کا شریک نہیں اور ہم سب اسی اکیلے کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

(47) جس طرح ہم نے آپ سے پہلے لوگوں پر کتابیں نازل کیں، اسی طرح آپ پر قرآن نازل کیا، چنانچہ تورات پڑھنے والے بعض لوگ، جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں اس قرآن کے اوصاف پاتے ہیں۔ ان مشرکین میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہماری آیتوں کا انکار صرف وہ کافر کرتے ہیں جن کے مزاج میں کفر اور حق واضح ہونے کے باوجود اس کا انکار پایا جاتا ہے۔

(48) اور اے رسول (ﷺ)! آپ اس قرآن سے پہلے کسی کتاب کی قراءت کرتے تھے نہ اپنے دائیں ہاتھ سے کوئی چیز لکھتے تھے کیونکہ آپ اُمّی تھے۔ آپ نہ تو پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے۔ اگر آپ پڑھتے اور لکھتے ہوتے تو جاہل لوگ آپ کی نبوت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑ جاتے اور یہ بات بنا لیتے کہ آپ پہلی کتابوں میں سے لکھتے ہیں۔

(49) بلکہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن تو واضح اور روشن آیتیں ہیں جو ان اہلِ ایمان کے سینوں میں ہیں جنھیں علم دیا گیا ہے۔ ہماری آیتوں کا انکار صرف وہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہوں۔ (50) مشرکوں نے کہا: محمد (رسول اللہ ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے ایسے کچھ معجزات کیوں نہیں اتارے گئے جیسے ان سے پہلے رسولوں پر اتارے گئے۔ اے رسول (ﷺ)! ان مطالبہ کرنے والوں سے کہیں: معجزات اتارنے کا اختیار صرف اللہ پاک کے پاس ہے۔ وہ جب چاہتا ہے، انھیں اتارتا ہے اور ان کو لانا میرے بس میں نہیں۔ میں تو صرف تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ (51) اے رسول (ﷺ)! کیا معجزات اور نشانیوں کا مطالبہ کرنے والے ان حضرات کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا جو ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ ان پر نازل ہونے والے اس قرآن میں ایمان لانے والے لوگوں کے لیے یقینی رحمت اور نصیحت ہے۔ سو وہی ہیں جو اس کے احکام سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس لیے جو ان پر اتارا گیا ہے، وہ اس سے بہتر ہے جو وہ سابقہ انبیاء جیسے معجزات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ (52) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: جو کچھ میں لایا ہوں، اس کی سچائی پر اور تمھارے اس کو جھٹلانے پر اللہ پاک کا گواہ ہونا ہی کافی ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو زمین میں ہے۔ ان دونوں کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ جو لوگ باطل پر یقین رکھتے ہیں، اور باطل سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے، اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں جو اکیلا عبادت کے لائق ہے تو وہی لوگ ایمان کے بدلے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔

فوائد: ❀ مومن کی اصلاح اور کردار سازی میں نماز کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ اہلِ کتاب سے بحث مباحثہ نہایت عمدہ طریقے سے ہونا چاہیے۔ ❀ تمام رسولوں اور کتابوں پر بلا تفریق ایمان لانا ایمان کے صحیح ہونے کی لازمی شرط ہے۔ ❀ قرآن کریم نبی اکرم ﷺ کی سچائی کی لازوال نشانی اور دائمی دلیل ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ
وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ
إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِن
فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾
يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٥٨﴾ الَّذِينَ
صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِن
سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن
سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ ع 6/12/2

(53) اے رسول (ﷺ)! آپ مشرکوں کو جس عذاب سے ڈراتے ہیں، وہ اس کی جلدی مچا رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے عذاب کا ایک وقت مقرر نہ کیا ہوتا جو آگے پیچھے نہیں ہوگا تو اب تک ان پر وہ عذاب آ چکا ہوتا جو وہ طلب کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً ان پر اچانک آئے گا اور وہ اس کی توقع بھی نہ رکھتے ہوں گے۔

(54) وہ آپ سے اس عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں جس سے آپ نے انھیں ڈرایا ہے۔ بلاشبہ جہنم جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے، وہ ضرور انھیں گھیرنے والی ہے۔ وہ اس کے عذاب سے بھاگنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔

(55) اس دن عذاب انھیں ان کے اوپر سے ڈھانپ رہا ہوگا اور ان کے قدموں تلے بچھونا بھی وہی عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ ڈانٹتے ہوئے ان سے کہے گا: تم شرک اور گناہوں کے جو کام کرتے تھے، ان کی سزا چکھو۔

(56) اے مجھ پر ایمان لانے والے میرے بندو! جس زمین میں تم کھل کر میری عبادت نہیں کر سکتے، وہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ بلاشبہ میری زمین وسیع ہے، لہٰذا صرف میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

(57) موت کا خوف تمھیں ہجرت سے نہ روکے۔ ہر جان موت کو چکھنے والی ہے، پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تم صرف ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(58) جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے قریب کرتے ہیں تو ہم جنت میں انھیں ایسے بالا خانوں میں ٹھہرائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے جہاں وہ فنا نہیں ہوں گے۔ اللہ کی اطاعت میں کام کرنے والوں کا یہ اجر کیا ہی اچھا اجر ہے!

(59) یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس کی اطاعت پر ڈٹ کر کام کیا اور اس کی نافرمانی سے رکے بھی رہے اور وہ اپنے تمام امور میں صرف اپنے اکیلے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

(60) اپنی کثرت کے باوجود تمام لاتعداد چوپائے جو اپنا رزق جمع کرنے اور اسے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، اللہ انھیں بھی رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی، اس لیے بھوک کے ڈر سے ہجرت نہ کرنا تمھارا کوئی عذر نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال خوب سننے والا اور تمھاری نیتیں اور افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کی جزا دے گا۔

(61) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمان کس نے پیدا کیے ہیں اور زمین کا خالق کون ہے؟ اور سورج اور چاند کو کس نے مطیع کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں؟ تو ان کا جواب یقیناً یہ ہوگا: انھیں اللہ نے پیدا کیا ہے، پھر اکیلے اللہ پر ایمان سے وہ کیسے پھیرے جا رہے ہیں اور وہ اللہ کے سوا ان معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان؟

(62) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، رزق کشادہ اور کھلا کر دیتا ہے اور جس پر چاہے، اپنی حکمت سے جسے وہی جانتا ہے، اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں اور کوئی تدبیر جو اس کے بندوں کے لیے بہتر ہو، اس سے چھپی نہیں۔

(63) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمان سے پانی کس نے نازل کیا، پھر اس پانی کے ذریعے سے زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد کس نے اس میں نباتات اگائیں؟ تو وہ ضرور کہیں گے: آسمان سے بارش نازل کرنے والا اور اس کے ساتھ زمین میں نباتات اگانے والا اللہ ہے۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے تم پر حجت قائم کر دی، مگر خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان کی اکثریت عقل نہیں رکھتی، چنانچہ اگر وہ عقل مند ہوتے تو اللہ کے ساتھ ایسے بتوں کو شریک نہ ٹھہراتے جو نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔

فوائد: ❀ کافر کا جلدی عذاب مانگنا اس کے احمق ہونے کی دلیل ہے۔

❀ دین بچانے کے لیے ہجرت کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔

❀ صبر اور اللہ پر توکل کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❀ الوہیت کے اقرار کے بغیر محض ربوبیت کے اقرار سے آدمی کا ایمان اور نجات ثابت نہیں ہوگی۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا (وقف لازم)
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ
مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ
لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ
جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع (7 ع 6 3)

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ
قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾
بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾

(64) یہ دنیا کی زندگی اپنے اندر پائے جانے والے مال ومتاع اور نفسانی خواہشات کی بنا پر ان لوگوں کے لیے کھیل تماشے سے زیادہ نہیں ہے جنھوں نے اس سے دل لگا رکھا ہے۔ یہ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ بلاشبہ آخرت کا گھر ہی ہمیشہ باقی رہنے کی بنا پر حقیقی زندگی ہے۔ کاش! یہ جانتے ہوتے تو اس فنا اور ختم ہونے والی کو ہمیشہ باقی رہنے والی پر فوقیت نہ دیتے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو ان کے ایک تضاد سے متنبہ کیا کہ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو اس کی الوہیت کا انکار کر دیتے ہیں، تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے ایک دوسرے تضاد کا ذکر بھی کر دیا اور وہ یہ کہ جب انھیں ڈوب مرنے کا ڈر ہوتا ہے تو خالص توحید کو مان لیتے ہیں اور جب اللہ انھیں امن دے دیتا ہے تو دوبارہ شرک کی طرف پلٹ جاتے ہیں، چنانچہ فرمایا:

(65) جب یہ مشرک کشتیوں پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں تو خالص اللہ سے دعا کرتے ہوئے اسی کو پکارتے ہیں کہ وہ انھیں ڈوبنے سے بچا لے، پھر جب وہ انھیں غرق ہونے سے بچا لیتا ہے تو شرک کی طرف پلٹ کر اللہ کے ساتھ اپنے معبودوں کو پکارتے ہیں۔

(66) وہ دوبارہ مشرک بن جاتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے انھیں دی ہیں، ان کی ناقدری کریں اور دنیا کی جو لذتیں اور ساز وسامان انھیں دیا گیا ہے، اس سے فائدہ اٹھائیں۔ عنقریب جب وہ مریں گے تو اپنا برا انجام جان لیں گے۔

(67) کیا یہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ ڈوبنے سے بچا کر ان پر انعام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس دوسرے احسان اور انعام کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان کے لیے حرم بنایا ہے جہاں ان کے خون اور مال کو امن وتحفظ حاصل ہے جبکہ ان کے علاوہ دوسرے لوگ غارت گری کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ قتل کر دیے جاتے ہیں، قیدی بنا لیے جاتے ہیں، ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قیدی بنا لیا جاتا ہے اور ان کے مال لوٹ لیے جاتے ہیں۔ کیا یہ اپنے خود ساختہ باطل معبودوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے انعامات کی ناقدری کرتے ہیں اور اس کا شکر ادا نہیں کرتے؟ (68) اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جو اللہ پر جھوٹ گھڑے کہ اس کی طرف کسی شریک کی نسبت کرے یا اس حق کو جھٹلا دے جو اس کا رسول لے کر آیا ہے۔ بلاشبہ کافروں اور ان جیسوں کے لیے جہنم میں ٹھکانا ہے۔

(69) اور جن لوگوں نے ہماری رضا کی خاطر اپنے نفسوں سے جہاد کیا، ہم انھیں ضرور سیدھی راہ کی توفیق دیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی مدد ونصرت اور ہدایت دینے میں نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

سورۃ الروم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس بات کی تاکید کہ تمام امور میں تصرف اور تبدیلی کرنے والا اکیلا اللہ ہے، نیز اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق (کی جزا وسزا) میں اختیار کردہ طریقوں کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمّٓ﴾ سورۂ بقرہ کے شروع میں اس طرح کے حروف کی تفصیل گزر چکی ہے۔ (2) ایرانی رومیوں پر غالب آ گئے۔

(3) شام کی اس سرزمین میں جو ایرانی شہروں کے قریب ترین ہے اور ایرانیوں کے غلبے کے بعد عنقریب رومی ان پر غالب آ جائیں گے۔

(4) اتنے عرصے میں جو نہ تین سال سے کم ہوگا اور نہ نو سال سے زیادہ۔ رومیوں کے غالب آنے سے پہلے اور اس کے بعد بھی ہر قسم کا اختیار اللہ کے پاس ہے اور جس دن رومی ایرانیوں پر غالب آئیں گے، اس دن ایمان والے خوش ہوں گے۔

(5) وہ اللہ تعالیٰ کی اس مدد پر خوش ہوں گے جو وہ (مسلمانوں اور) رومیوں کی کرے گا کیونکہ وہ اہلِ کتاب تھے۔ اللہ تعالیٰ جس کے خلاف جس کی چاہے، مدد کرتا ہے اور وہ ایسا غالب ہے جو مغلوب نہیں ہوتا۔ وہ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ مشرکوں کا مشکل وقت میں اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اپنے بتوں کو بھول جانا اور آسانیوں میں ان کا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ان کے پاگل پن کی دلیل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے سے راہِ حق کی توفیق ملتی ہے۔ ❀ قرآن مجید کا غیب کی خبریں دینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ
الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَ
اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ
مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ (ع 1/10/4)
اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾
اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾

(6) اس مدد کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے۔ اللہ اپنے اس وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اس کے پورے ہونے سے مومنوں کا اللہ کی مدد کے وعدوں پر یقین بڑھے گا۔ جہاں تک لوگوں کی اکثریت کا تعلق ہے تو وہ اپنے کفر کی وجہ سے یہ نہیں سمجھتے۔

(7) وہ ایمان اور شریعت کے احکام نہیں جانتے۔ وہ صرف دنیا کی زندگی کا ظاہر جانتے ہیں جس کا تعلق روزی کمانے اور مادی تہذیب کی تعمیر و ترقی سے ہے۔ وہ آخرت سے منہ پھیرنے والے ہیں جو حقیقی زندگی کا گھر ہے۔ وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

(8) کیا ان جھٹلانے والے مشرکوں نے خود اپنی ذات میں کبھی غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے انھیں کیسے پیدا کیا اور ان کی نوک پلک سنواری۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اسے بامقصد ہی پیدا کیا ہے اور اس نے انھیں بیکار پیدا نہیں کیا۔ دنیا میں ان کے باقی رہنے کا بھی ایک وقت اور مدت مقرر کی ہے۔ بلاشبہ لوگوں کی اکثریت قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات کی منکر ہے، اس لیے وہ اللہ کی رضا والے اور اس کے پسندیدہ نیک اعمال کے ذریعے سے دوبارہ اٹھائے جانے کی تیاری نہیں کرتے۔

(9) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ غور و فکر کرتے کہ ان سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا کیا انجام ہوا۔ یہ امتیں قوت و طاقت میں ان سے بڑھ کر تھیں اور انھوں نے زمین کو کھیتی باڑی اور تعمیر کے لیے بالکل الٹ پلٹ کر دیا اور اس (زمین) کو جتنا انھوں نے آباد کیا ہے، اُن لوگوں نے اسے ان سے زیادہ آباد کیا تھا۔ ان کے رسول ان کے پاس توحیدِ باری تعالیٰ کے ٹھوس ثبوت اور واضح دلائل لے کر آئے مگر انھوں نے جھٹلا دیا۔ سو اللہ نے انھیں ہلاک کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنے کفر کی وجہ سے خود کو تباہی کے گڑھوں میں ڈال کر اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔

(10) پھر ان لوگوں کا انجام نہایت برا ہوا جن کے اعمال اللہ کے ساتھ شرک کرنے اور گناہوں کی وجہ سے انتہائی برے تھے کیونکہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے ٹھٹھا مذاق کرتے تھے۔

(11) اللہ ہی نے کسی پچھلے نمونے کے بغیر کائنات کو ابتدا میں پیدا کیا، پھر وہ اسے ختم کرے گا اور پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر قیامت کے دن تم سب حساب کتاب اور جزا کے لیے اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(12) جس دن قیامت قائم ہوگی، اس دن مجرم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے، اس کے بارے میں ان کی امیدیں دم توڑ جائیں گی کیونکہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی ان کی دلیل ختم ہو جائے گی۔

(13) جن شریکوں کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے، ان میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو انھیں عذاب سے بچانے کی سفارش کرے اور یہ خود بھی اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔ یقیناً انھوں نے اس وقت انھیں بے یار و مددگار چھوڑا جب وہ ان کے سخت محتاج تھے کیونکہ وہ سب ہلاکت میں برابر ہوں گے۔

(14) جس دن قیامت قائم ہوگی، اس دن لوگ اپنے دنیاوی اعمال کے مطابق جزا پانے کے لیے مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ کچھ اعلیٰ علیین (جنت کے نہایت اونچے درجے) میں ہوں گے اور کچھ اتنے پست ہوں گے کہ ان کا شمار اسفل سافلین (دوزخ کے نہایت نچلے طبقے) میں ہوگا۔

(15) چنانچہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اللہ کی رضا اور پسندیدگی والے نیک عمل کیے تو وہ جنت کی دائمی اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں پا کر خوش و خرم ہوں گے۔

فوائد: ❀ ایسا علم جو صرف دنیا سنوارنے کے لیے ہو، اس وقت کوئی فائدہ نہیں دیتا جب آخرت سنوارنے والے علم سے غفلت برتی جائے۔

❀ انسانی وجود اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں اس کی توحید کی دلیل کے لیے کافی ہیں۔

❀ پچھلی امتوں کی ہلاکت کا بنیادی سبب ظلم تھا۔

❀ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنوں کو اونچا کرے گا اور کافروں کو نیچا کر دے گا۔

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الۡاٰخِرَةِ
فَاُولٰٓئِكَ فِى الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ
تُمۡسُوۡنَ وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَعَشِيًّا وَّحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ
الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ وَيُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ
ع 2 5 مَوۡتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ تَنۡتَشِرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ
لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُمۡ
مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾
وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ
وَاَلۡوَانِكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡعٰلِمِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ
مَنَامُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ
خَوۡفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحۡىٖ بِهِ الۡاَرۡضَ
بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴﴾

(16) اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور ہمارے رسول پر نازل ہونے والی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب کتاب کو بھی جھٹلایا تو یہی لوگ ہیں جنھیں عذاب میں پکڑ وا دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔

(17) سو اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور وہ مغرب وعشاء کی دو نمازوں کا وقت ہے اور اس کی تسبیح کرو جب تم صبح کرو اور وہ نمازِ فجر کا وقت ہے۔

(18) اسی اکیلی پاک ذات کی ثنا اور تعریف ہے۔ آسمانوں میں اس کے فرشتے اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور زمین میں اس کی مخلوقات اس کی تعریف کرتی ہیں۔ جب تم تیسرے پہر میں داخل ہو تو اس کی تعریف وتسبیح کرو اور وہ نمازِ عصر کا وقت ہے اور ظہر کے وقت بھی اس کی تسبیح کرو۔

(19) وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے جیسے اس نے انسان کو نطفے سے نکالا اور چوزے کو انڈے سے۔ اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے جیسے اس نے نطفے کو انسان سے نکالا اور انڈے کو مرغی سے۔ وہ زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد بارش نازل کر کے اور اس میں نباتات اگا کر اسے زندہ کرتا ہے۔ جس طرح زمین میں نباتات اگا کر اسے زندہ کیا جاتا ہے، اسی طرح تمھیں حساب کتاب اور جزا کے لیے تمھاری قبروں سے نکالا جائے گا۔

(20) اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی اس کی عظیم نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اے لوگو! اس نے تمھیں اس وقت مٹی سے پیدا کیا جب تمھارے باپ کو مٹی سے بنایا، پھر تم نسل بڑھنے سے کثیر تعداد میں انسان بن کر زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل رہے ہو۔

(21) اسی طرح اس کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی ایک عظیم نشانی یہ بھی ہے کہ اے مَردو! اس نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ آپس میں ہم جنس ہونے اور ہم آہنگی کی وجہ سے تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تمھارے اور ان کے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی۔ بلاشبہ ان مذکورہ امور میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے واضح دلائل اور ثبوت ہیں کیونکہ وہی اپنی عقلیں استعمال کر کے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(22) اس کی قدرت اور وحدانیت کی عظیم نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش بھی ہے اور تمھاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ امور میں علم اور بصیرت والوں کے لیے یقینی دلائل اور ثبوت ہیں۔

(23) اس کی قدرت و وحدانیت کی عظیم نشانیوں میں سے تمھاری راتوں اور دن کی نیند بھی ہے تاکہ تم دن بھر کے کاموں کی تھکاوٹ سے آرام پاؤ۔ یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے دن بنایا تاکہ تم اپنے رب کے رزق کی تلاش میں پھیل جاؤ۔ بلاشبہ ان مذکورہ امور میں ان لوگوں کے لیے دلائل اور نشانیاں ہیں جو غور وفکر اور قبول کرنے کی غرض سے سنتے ہیں۔

(24) اس کی قدرت و وحدانیت کی عظیم نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمھیں آسمان میں بجلیاں دکھاتا ہے اور ان میں تمھارے لیے کڑک کا خوف اور بارش کی طمع جمع کر دیتا ہے، تمھارے لیے آسمان سے بارش کا پانی نازل کرتا ہے اور زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد اس میں سبزہ اگا کر اسے زندہ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس میں عقل رکھنے والوں کے لیے واضح دلائل اور ثبوت ہیں جن سے وہ موت کے بعد حساب کتاب اور جزا کے لیے دوبارہ اٹھائے جانے پر دلیل لاتے ہیں۔

فوائد: ❀ بندے کا اپنے اوقات کو نماز اور تسبیح سے مزین اور آراستہ کرنا اچھے انجام کی علامت ہے۔

❀ نئی زندگی کے ساتھ دوبارہ اٹھائے جانے کی یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے پیدا کرتا ہے اور مردہ کو زندہ سے۔

❀ انسانی وجود اور کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے صرف وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو اللہ کے عطا کردہ حسی اور معنوی ادراک وشعور کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ
دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ
مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا
تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا
دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

(25) اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان گرے بغیر اور زمین منہدم ہوئے بغیر اس کے حکم سے قائم ہے، پھر جب وہ پاک رب تمھیں زمین سے آواز دے گا، یعنی فرشتہ صور میں پھونکے گا تو تم اپنی قبروں سے حساب کتاب اور جزا کے لیے نکل آ ؤ گے۔

(26) آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسی اکیلے کی ملکیت، پیدا کی ہوئی اور مقرر کی ہوئی ہے اور اس کی جو مخلوقات آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، سبھی اس کی فرمانبردار اور اس کے حکم کے ماتحت ہیں۔

(27) وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو مخلوقات کو پہلی بار کسی پچھلے نمونے کے بغیر پیدا کرتا ہے اور پھر انھیں ختم کرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور کسی چیز کو دوبارہ پیدا کرنا نئے سرے سے پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ یہ دونوں کام ہی اس کے لیے آسان ہیں کیونکہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے: ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ جلال اور کمال کے تمام اعلیٰ اوصاف اسی پاک ذات کے لیے ہیں۔ وہ ایسا غالب ہے کہ مغلوب نہیں ہوتا۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(28) اے مشرکو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ایک مثال بیان فرمائی جو خود تمھی سے لی گئی ہے۔ کیا تمھارے غلاموں اور نوکروں چاکروں میں سے کوئی ہے جو تمھارے مالوں میں تمھارے ساتھ برابر کا شریک ہو؟ تم ڈرتے ہو کہ وہ تمھارے ساتھ تمھارے مال تقسیم کریں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے آزاد شراکت دار سے ڈرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ مال تقسیم کرے۔ کیا تم اپنے غلاموں کی طرف سے اپنے لیے یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمھارے ساتھ شریک ہوں؟ بلا شبہ تم یہ پسند نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی بادشاہت میں اس کی مخلوقات اور اس کے بندوں میں سے کوئی شریک نہ ہو۔ اس طرح کی مثالیں وغیرہ بیان کر کے ہم عقل رکھنے والوں کے لیے مختلف انداز سے دلائل اور نشانیاں ذکر کرتے ہیں کیونکہ وہی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(29) ان کی گمراہی کا سبب دلائل کی کمی اور انھیں ان کے لیے واضح نہ کرنا نہیں تھا بلکہ اس کا سبب ان کے اپنے اوپر عائد ہونے والے اللہ کے حق سے جہالت برتتے ہوئے نفسانی خواہشات کی پیروی اور اپنے آباء واجداد کی تقلید تھا، چنانچہ جسے اللہ گمراہ کر دے، اسے ہدایت کی توفیق کون دے سکتا ہے؟! کوئی انھیں ہدایت کی توفیق دے سکتا ہے نہ کوئی ان کا مددگار رہو گا جو ان سے اللہ کا عذاب ہٹا سکے۔

(30) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اور آپ کے پیروکار یکسو ہو کر تمام دینوں سے منہ موڑ کر اپنا منہ اس دین کی طرف کر لیں جس کی طرف اللہ نے آپ کو متوجہ کیا اور وہ ہے دینِ اسلام جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے پیدا کیے ہوئے کو بدلنا ممکن نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ سچا اور برحق دین یہی ہے۔

(31) اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس پاک ذات کی طرف رجوع کرو اور اس کے حکم مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو۔ نماز کامل طریقے سے ادا کرو اور ان شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ جو فطرت کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی عبادات میں اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

(32) تم ان مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ جنھوں نے اپنا دین بدل دیا اور اس کے کچھ حصے پر ایمان لائے اور کچھ کا انکار کر دیا اور مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ہر گروہ اس باطل پر خوش ہے جس پر وہ ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ صرف وہی حق پر ہے اور اس کے علاوہ باقی سارے باطل پر ہیں۔

فوائد: ❀ تمام مخلوقات بخوشی یا زبردستی اللہ تعالیٰ کی مطیع وفرمانبردار ہیں۔

❀ پہلی دفعہ پیدا کرنے کا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل بننا، صاف اور واضح نشانی ہے۔

❀ خواہشات کی پیروی گمراہ اور سرکش بنا دیتی ہے۔

❀ دینِ اسلام فطرتِ سلیمہ (راست بازی) کا دین ہے۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ
اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوْا
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ وقفة فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا
بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿٣٦﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ
الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ
اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟
فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ
شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
4 ع 13 7 يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي
النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾

(33) جب مشرکوں پر بیماری یا فقر و فاقہ یا قحط وغیرہ کی صورت میں کوئی سخت مصیبت آتی ہے تو وہ آہ و زاری اور التجائیں کرتے ہوئے اپنے اکیلے رب سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اس کو پکارتے ہیں کہ وہ ان پر آنے والی مصیبت دور کر دے، پھر جب وہ یہ مصیبت دور کر کے ان پر رحم کرتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ دعا میں دوبارہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(34) جب انھوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی، جن میں سے ایک نعمت تکلیف دور کرنا بھی ہے، اور دنیا کی زندگی میں جو ان کے سامنے ہے، اس سے فائدہ اٹھایا تو عنقریب قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

(35) کس چیز نے انھیں اللہ کے ساتھ شرک پر لگایا جبکہ ان کے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں ہے؟ ہم نے ان پر کتاب میں کوئی دلیل نازل نہیں کی جسے اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے لیے وہ بطورِ حجت پیش کرتے اور نہ ان کے پاس کوئی کتاب ہے جو ان کے شرک کی تائید کرتی ہو اور ان کے اس کفر کے صحیح ہونے کا جواز پیش کرتی ہو جس پر وہ لگے ہوئے ہیں۔

(36) جب ہم لوگوں کو اپنی نعمتوں میں سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں، جیسے صحت، مالداری وغیرہ تو وہ اس پر خوش ہو کر اتراتے اور تکبر کرتے ہیں اور اگر ان کی اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت بیماری اور فقر و فاقہ کی صورت میں آ جائے جو انھیں ناگوار گزرے تو وہ ایک دم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں اور پہنچنے والی تکلیف کے خاتمے سے ناامید ہو جاتے ہیں۔

(37) کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لیے جس کا چاہے، رزق کھلا کر دیتا ہے کہ کیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری؟ اور جس کا چاہے، اسے آزمانے کے لیے رزق تنگ کر دیتا ہے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا ناراض ہوتا ہے؟! بلاشبہ بعض کا رزق کھلا کرنے اور بعض کا تنگ کرنے میں ایمان والوں کے لیے اللہ کے لطف و کرم اور اس کی رحمت کے کئی دلائل ہیں۔

(38) اے مسلمان! رشتہ دار جس حسنِ سلوک اور نیکی کا حق دار ہے، وہ اس کے ساتھ کر اور جو محتاج ہے، اس کی ضرورت پوری کر اور اس مسافر کو بھی دے جو اپنے شہر سے دور ہے اور اس کا زادِ سفر ختم ہو گیا ہے۔ ان خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اس کے ذریعے سے اللہ کا چہرہ (دیدار) چاہتے ہوں۔ وہ لوگ جو یہ تعاون کرتے اور حقوق ادا کرتے ہیں، وہی اپنا مطلوب و مقصود جنت پا کر اور اس عذاب سے سلامت رہ کر جس سے وہ ڈرتے ہیں، کامیاب ہونے والے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان اعمال کا ذکر کیا جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے، تو ساتھ ہی ان اعمال کو بیان کر دیا جو اللہ کی خوشنودی کے لیے نہ کیے جائیں اور ان کا مقصد صرف حقیر دنیاوی فائدہ ہو، چنانچہ فرمایا:

(39) جو مال تم لوگوں میں سے کسی کو اس غرض سے دو کہ وہ تمھیں اس سے زیادہ لوٹائے گا تو اس کا اجر اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو مال تم کسی ضرورت مند کو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دو، جس سے لوگوں کے ہاں اپنا مقام بنانا یا ان سے کوئی مفاد حاصل کرنا مقصود نہ ہو، تو ایسے لوگوں کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں کئی گنا ہو جاتا ہے۔

(40) اکیلے اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا، پھر تمھیں روزی دی، پھر وہی تمھیں موت دے گا، پھر وہی تمھیں دوبارہ اٹھانے کے لیے زندہ کرے گا۔ کیا جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ان میں سے کوئی مذکورہ کاموں میں سے کچھ کر سکتا ہے؟! برتر اور پاک ہے وہ ذات ان سب باتوں سے جو مشرک کہتے اور عقیدہ رکھتے ہیں۔

(41) قحط سالی، بارش کی قلت اور بہت زیادہ بیماریوں اور وباؤں کی صورت میں جو فساد خشکی اور تری میں پھیل گیا ہے، وہ ان کے اپنے ہی گناہوں کی وجہ سے ہے۔ یہ فساد اس لیے پھیلا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے کچھ برے اعمال کا مزہ دنیا کی زندگی میں چکھائے تاکہ وہ توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کریں۔

فوائد: ❀ نعمت کے موقع پر اترانا اور گرفت کے وقت اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا دونوں کافروں کی صفات ہیں۔

❀ حق داروں کو ان کا حق دینا کامیابی کا سبب ہے۔ ❀ سود کی تباہ کاری اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے دوہرے اجر کا بیان۔

❀ مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے کہ وبائیں پھیلنے اور ماحول کی خرابی میں گناہوں کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ
يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ
اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا
عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ
كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾

(42) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: زمین میں چلو پھرو اور دیکھو تو سہی کہ تم سے پہلے جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیسا ہوا؟ یقیناً ان کا انجام نہایت برا تھا۔ ان کی اکثریت اللہ کے ساتھ شرک کرنے والی تھی۔ وہ اللہ کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے تھے تو انھیں اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا۔

(43) سو اے رسول (ﷺ)! آپ اپنا رخ دین اسلام کی طرف رکھیں جو ایسا سیدھا ہے کہ اس میں کوئی ٹیڑھ پن نہیں، اس سے پہلے کہ قیامت کا دن آجائے جس کے آنے پر کوئی اسے ٹالنے والا نہیں۔ اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے: ایک گروہ جنت میں عیش و عشرت سے ہوگا جبکہ دوسرے گروہ کو آگ میں عذاب دیا جائے گا۔

(44) جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور وہ ہے ہمیشہ آگ میں رہنا۔ جس نے اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کوئی نیک عمل کیا تو ایسے لوگ ہی جنت میں داخل ہونے اور اس کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی اپنے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(45) تاکہ وہ اپنے فضل و احسان سے ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے اپنے رب کو راضی کرنے والے نیک کام کیے۔ بلاشبہ وہ پاک رب اپنے اور اپنے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا بلکہ ان سے شدید نفرت کرتا ہے اور قیامت کے دن ضرور انھیں عذاب دے گا۔

(46) اس کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی اس کی عظیم نشانیوں میں سے ہے کہ وہ بندوں کو یہ خوشخبری دینے کے لیے ہوائیں چلاتا ہے کہ بارش کا نزول قریب ہے، تاکہ اے لوگو! وہ بارش کے بعد ہونے والی ہریالی اور خوشحالی سے تمھیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے سمندر میں کشتیاں چلیں اور تم سمندر میں تجارتی سفر کر کے اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اللہ کے اپنے اوپر ہونے والے انعامات پر اس کا شکر ادا کرو تو وہ تمھیں مزید عطا کرے۔

(47) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول ان کی امتوں کی طرف بھیجے جو اپنی سچائی کی دلیل کے طور پر کئی معجزے اور نشانیاں ان کے پاس لائے تو انھوں نے اپنے رسولوں کے لائے ہوئے دلائل کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے برائیوں کا شکار ہونے والوں سے انتقام لیا اور انھیں اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک کر دیا اور ہم نے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہلاکت سے بچا لیا۔ مومنوں کو نجات دینا اور ان کی مدد و نصرت کرنا ایسا حق ہے جسے ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔

(48) اللہ پاک ہی ہے جو ہوائیں چلاتا اور بھیجتا ہے۔ یہ ہوائیں بادل اٹھاتی اور انھیں حرکت دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں تھوڑا یا زیادہ جیسے چاہے، آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر اے دیکھنے والے! تو بارش کو ان بادلوں میں سے نکلتے دیکھتا ہے، پھر جب وہ اپنے جن بندوں پر چاہتا ہے بارش برساتا ہے تو وہ بارش کی صورت میں اپنے لیے اللہ کی رحمت نازل ہونے سے خوش ہو جاتے ہیں، کیونکہ اس بارش کے بعد زمین سے ان کی اور ان کے چوپایوں کی ضرورت کی چیزیں اُگتی ہیں۔

(49) حالانکہ اپنے اوپر بارش نازل ہونے سے پہلے تو وہ اس کے اترنے سے ناامید ہو رہے تھے۔

فوائد: ❀ ہوائیں چلانا، بارش برسانا اور سمندر میں کشتیوں کا چلنا، یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کا تقاضا ہے کہ ہم ان پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

❀ مجرموں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کی مدد کرنا اللہ کا طریقہ ہے۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ
اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿٥١﴾ فَاِنَّكَ
لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٢﴾
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ
ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ
كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ
الْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا
يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ
ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ
بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

ع 5 13 8

50 سو اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ جو بارش اپنے بندوں پر رحمت کرنے کے لیے نازل کرتا ہے، اس کے اثرات دیکھیے کہ زمین کے بنجر اور خشک ہو جانے کے بعد اس میں کئی طرح کی نباتات اگا کر اللہ اسے کیسے زندہ کرتا ہے۔ بلاشبہ جس نے اس خشک اور بنجر زمین کو زندہ کیا، وہی مردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

51 اگر ہم ان کی کھیتیوں اور نباتات پر تیز ہوا چلا دیں جو انھیں خراب کر دے اور وہ لوگ اپنی کھیتیاں مرجھائی ہوئی زرد پڑی دیکھ لیں جبکہ پہلے وہ سرسبز و شاداب تھیں تو وہ ان کا مشاہدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی پچھلی بے شمار نعمتوں کی ناشکری کرنے لگیں گے۔

52 سو جس طرح آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ آپ بہروں کو سنانے کی طاقت رکھتے ہیں جبکہ وہ آپ سے دور بھی چلے گئے ہوں کہ جہاں سے ان کا نہ سننا یقینی ہو جائے، اسی طرح آپ اس شخص کو بھی ہدایت پر لانے کی طاقت نہیں رکھتے جو حق سے منہ پھیرنے اور فائدہ حاصل نہ کرنے میں ان سے بہت زیادہ مشابہ ہو۔

53 جو شخص سیدھے راستے سے بھٹک جائے، آپ اسے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق نہیں دے سکتے، نہ اس طرح سنا سکتے ہیں کہ وہ فائدہ مند بھی ہو، سوائے اس شخص کے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتا ہو کیونکہ آپ کی بات سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے، ایسے لوگ ہی ہمارا حکم ماننے والے اور اسے تسلیم کرنے والے ہیں۔

54 اے لوگو! اللہ وہ ہے جس نے تمھیں بہت حقیر اور معمولی پانی سے پیدا کیا، پھر تمھاری بچپن کی کمزوری کے بعد اسی نے تمھیں جوانی کی قوت دی، پھر جوانی کی قوت کے بعد اسی نے ادھیڑ عمری اور بڑھاپے کی کمزوری دی۔ اللہ تعالیٰ کمزوری اور قوت جو چاہے، پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ایسا قادر ہے کہ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

55 جس دن قیامت قائم ہوگی، مجرم قسمیں کھائیں گے کہ وہ اپنی قبروں میں صرف ایک گھڑی ٹھہرے ہیں۔ جس طرح انھیں اپنی قبروں میں ٹھہرے رہنے کی صحیح مدت جاننے سے محروم کر دیا گیا، اسی طرح وہ دنیا میں حق سے بہکے رہے۔

56 انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں میں سے جنھیں اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا، وہ کہیں گے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم میں جو کچھ لکھ رکھا ہے، اس کے مطابق تم اپنی پیدائش کے دن سے اٹھائے جانے کے دن تک، جس کا تم نے انکار کیا، ٹھہرے ہو، چنانچہ یہی وہ دن ہے جس میں لوگوں کو ان کی قبروں سے دوبارہ نکالا جائے گا۔ لیکن تم نہیں جانتے تھے کہ قیامت قائم ہوگی، اس لیے تم نے اس کا انکار کیا۔

57 سو جس دن اللہ مخلوقات کو حساب کتاب اور جزا کے لیے اٹھائے گا تو ظالموں کے من گھڑت عذر انھیں کوئی نفع نہیں دیں گے نہ ان سے یہ مطالبہ ہوگا کہ وہ توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کر کے اسے راضی کریں کیونکہ اس کا وقت ختم ہو چکا ہوگا۔

58 ہم نے لوگوں کے فائدے کی خاطر ان کے لیے قرآن میں ساری مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ ان کے لیے باطل سے حق واضح ہو جائے۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان کے سامنے اپنی سچائی کی کوئی دلیل پیش کریں تو بھی اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے ضرور کہیں گے: تم جو کچھ لائے ہو، یہ سراسر جھوٹ ہے۔

فوائد: ❀ زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد اس میں نباتات اگانا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔
❀ آزمائش اور مصیبت آنے پر کافر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔
❀ ہدایت کی توفیق دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں نہیں۔
❀ عمر کے مختلف مراحل نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے عبرت کا باعث ہیں۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع 6 7 9

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ
فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى
فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾

(59) جس طرح ان لوگوں کے دلوں پر یہ مہر لگی ہے جن کے پاس آپ جب کوئی نشانی لے کر آتے ہیں تو وہ اس پر ایمان نہیں لاتے، اسی طرح کی مہر اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے دلوں پر لگا دیتا ہے جو یہ نہیں جانتے کہ آپ ان کے پاس جو لائے ہیں، وہ حق ہے۔

(60) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم جو آپ کو جھٹلاتی ہے، اس پر صبر کیجیے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مدد و نصرت اور عزت دینے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ بلا شک و شبہ یقینی طور پر پورا ہوگا۔ جو لوگ دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین نہیں رکھتے، وہ آپ کو جلد بازی اور صبر کا دامن چھوڑنے پر آمادہ نہ کر دیں۔

سورۂ لقمان مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس حکمت و دانائی کی پیروی کا حکم جس پر قرآن مجید مشتمل ہے اور اس سے روگردانی کرنے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمّٓ﴾ اس طرح کے کلمات پر سورۂ بقرہ کے شروع میں بات ہو چکی ہے۔

(2) اے رسول (ﷺ)! آپ پر نازل ہونے والی یہ آیات اس کتاب کی ہیں جو حکمت کے ساتھ گفتگو کرتی ہے۔

(3) وہ ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب کے حقوق ادا کر کے اور اس کے بندوں کے حقوق پورے کر کے اچھے عمل کرتے ہیں۔

(4) جو لوگ کامل طریقے سے نماز ادا کرتے ہیں، اپنے مالوں کی زکاۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت میں اٹھائے جانے، حساب کتاب اور جزا و سزا پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

(5) انھی صفات والے یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب و کامران ہیں کیونکہ یہ اپنی مراد پا لیں گے جس چیز سے وہ ڈرتے تھے، اس سے دور کر دیے جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی صفات ذکر کیں تو ساتھ ہی برے لوگوں کی علامات بھی بیان کر دیں، چنانچہ فرمایا:

(6) لوگوں میں نضر بن حارث جیسے کئی ایسے بھی ہیں جو فضول و بے فائدہ اور کھیل تماشے والی باتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے دین سے ان کی طرف پھیر دیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑاتے ہوئے ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ انھی علامات کے حامل لوگوں کے لیے آخرت میں ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

(7) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتے ہوئے ان کے سننے سے اس طرح منہ پھیر لیتا ہے، گویا اس نے انھیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کانوں میں آوازوں سے بچنے کے لیے ڈاٹ لگے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے جو اس کا انتظار کر رہا ہے۔

(8) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں جہاں وہ ان چیزوں سے فائدے اٹھائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے وہاں ان کے لیے تیار کی ہیں۔

(9) جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ان سے سچا وعدہ کر رکھا ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وہ پاک رب ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(10) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند و بالا پیدا کیا، اس نے زمین میں پہاڑوں کو بوجھ بنا کر گاڑ دیا تاکہ وہ تمھیں لے کر ادھر ادھر حرکت نہ کرے اور زمین پر ہر طرح کے جاندار پھیلا دیے۔ ہم نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا اور اس کے ساتھ زمین میں ہر قسم کی نباتات اگائیں جو خوبصورت اور پر رونق نظارہ پیش کرتی ہیں۔ انسان اور چوپائے ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ دلوں پر مہر لگ جانے کا سبب گناہ ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ کی اطاعت دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن ہے۔
❀ سیدھے راستے سے روکنے والا ہر قول و فعل حرام ہے۔ ❀ تکبر حق کی پیروی کرنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ
ع 1 11 10 الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ
لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ
وقف النبي صلى الله عليه وسلم حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ
اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ
النصف اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جٰهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ
سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا
اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا
تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾

(11) یہ سب مذکورہ چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اے مشرکو! اب تم مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے کیا پیدا کیا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟! بلکہ ظالم حق سے دور، کھلی گمراہی میں ہیں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ انھیں شریک ٹھہراتے ہیں جنھوں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔

(12) یقیناً ہم نے لقمان کو دین میں سمجھ بوجھ عطا کی اور معاملات کا صحیح اور درست فیصلہ کرنے کی توفیق دی۔ ہم نے اس سے کہا: اے لقمان! تیرے رب نے تجھے اپنی اطاعت کی توفیق دے کر تجھ پر جو انعام کیا ہے، اس پر اپنے رب کا شکر ادا کر اور جو اپنے رب کا شکر ادا کرے گا، اس کی شکر گزاری کا فائدہ اسی کو ہوگا۔ اللہ تو اس کی شکر گزاری سے بے نیاز ہے۔ اور جس نے اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمت کا انکار کیا اور اس پاک ذات کی ناشکری کی تو اس کے کفر اور ناشکری کا وبال خود اسی پر پڑے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑے گا کیونکہ وہ اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز، ہر حال میں قابل تعریف ہے۔

(13) اے رسول (ﷺ)! ذکر کیجیے جب لقمان نے اپنے بیٹے کو خیر کا شوق دلاتے اور برائی سے ڈراتے ہوئے کہا: میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔ بلاشبہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت خود اپنے آپ پر بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ یہ سب سے بڑے گناہ کا ارتکاب ہے جو ہمیشہ کے لیے دوزخی بنا دیتا ہے۔

(14) ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ ایسے کاموں میں والدین کی اطاعت اور ان سے حسنِ سلوک کرے جن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔ اس کی ماں نے دکھ پر دکھ برداشت کر کے اسے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے۔ ہم نے اس سے کہا: اللہ نے تجھ پر جو انعام کیے ہیں، ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، پھر تمھارے والدین نے تمھاری تربیت اور پرورش کی جو ذمہ داری نبھائی ہے، اس پر ان کی شکر گزاری کرو۔ مجھ اکیلے ہی کی طرف سب کا لوٹنا ہے تو میں ہر ایک کو وہ جزا دوں گا جس کا وہ مستحق ہے۔

(15) اگر والدین تم پر دباؤ ڈال کر یہ زبردستی کریں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہراؤ تو اس بارے میں ان دونوں کی اطاعت نہ کرو کیونکہ خالق کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی مخلوق کی اطاعت کرنا درست نہیں۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیکی، صلہ رحمی اور احسان کرو جبکہ پیروی اس شخص کی کرو جو توحید اور اطاعت کے ذریعے سے میری طرف رجوع کرے، پھر قیامت کے دن مجھ اکیلے ہی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے اور میں تمھیں ان اعمال کی خبر دوں گا جو تم دنیا میں کرتے تھے اور تمھیں ان کی جزا بھی دوں گا۔

(16) اے پیارے بیٹے! برائی یا نیکی خواہ رائی کے دانے کے برابر چھوٹی ہو، اور وہ کسی چٹان کے اندر ہو کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو یا آسمانوں اور زمین میں کسی بھی جگہ پر ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ضرور لے آئے گا اور اس پر بندے کو بدلہ دے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت باریک بین ہے۔ چیزوں کی باریکیاں اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ ان کی حقیقتوں اور جگہوں سے خوب واقف ہے۔

(17) اے پیارے بیٹے! ارکان و واجبات کی مکمل ادائیگی کے ساتھ نماز قائم کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اور اس راہ میں جس ناگواری کا سامنا ہو، اس پر صبر کرو۔ بلاشبہ جن مذکورہ باتوں کا تمھیں حکم دیا گیا ہے، وہ ان امور میں سے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تاکید کی ہے اور ان کا کرنا تم پر فرض ہے۔ ان میں تمھیں کرنے یا چھوڑنے کا کوئی اختیار نہیں۔

(18) تکبر کرتے ہوئے اپنا چہرہ لوگوں سے پھیرو نہ خود کو بڑا سمجھ کر زمین پر اتراتے ہوئے چلو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنی چال میں تکبر کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی وجہ سے فخر و غرور کرنے والا اور لوگوں پر اپنی بڑائی کا اظہار کرنے والا ہو اور وہ ان انعامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کرے۔

فوائد: ❀ پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا اکیلا اور یکتا ہونا اور کافروں کو اس بات کا چیلنج کہ ان کے معبود کوئی چیز پیدا کر کے دکھائیں۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ نے ماں کو پہنچنے والی حمل اور وضع حمل وغیرہ کی تکلیفوں کا تفصیلی ذکر کیا تو یہ ماں کے ساتھ مزید حسنِ سلوک کی دلیل ہے۔ ❀ اطاعت کا فائدہ اور نافرمانی کا نقصان خود کرنے والے کو ہوتا ہے۔ ❀ بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا واجب ہے۔ ❀ اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام آداب کا احاطہ کیا ہے۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿١٩﴾ ع اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا (ع 2 8 11)
فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٢٠﴾ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٢١﴾
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا
يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى
عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ لِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ اَنَّمَا
فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ
سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٧﴾

(19) اپنی چال درمیانی رکھو جس سے وقار ظاہر ہو۔ نہ زیادہ تیز چلو نہ رینگ رینگ کر۔ اپنی آواز نیچی رکھو، اس قدر اونچی نہ ہو کہ اوروں کو تکلیف دے۔ بلاشبہ آوازوں میں سے گدھے کی آواز بہت زیادہ بلند ہونے کی وجہ سے بدتر ہے۔

(20) اے لوگو! کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی چیزوں، یعنی سورج، چاند اور ستاروں سے فائدہ اٹھانا تمھارے لیے نہایت آسان کر دیا ہے۔ زمین کے چوپایوں، درختوں، فصلوں اور جڑی بوٹیوں سے فائدہ اٹھانا بھی تمھارے لیے آسان کر دیا اور تم پر اپنی ان نعمتوں کو مکمل کیا جو دیکھنے والوں کے لیے بالکل ظاہر ہیں، جیسے شکل وصورت کی خوبصورتی اور چال ڈھال کا حسن، اور باطنی نعمتیں بھی مکمل کر دیں جو چھپی ہیں جیسے عقل وشعور اور علم۔ ان نعمتوں کے باوجود کئی لوگ ایسے ہیں جو وحی الٰہی کے معتبر علم یا روشن عقلی دلیل اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی واضح کتاب کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔

(21) جب توحید کے بارے میں ان جھگڑا کرنے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اس وحی کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم اس کی پیروی نہیں کریں گے بلکہ ہم اپنے بڑوں کی پیروی میں اپنے معبودوں کی عبادت کریں گے۔ کیا وہ اپنے اسلاف اور بڑوں کی تب بھی پیروی کریں گے جب شیطان انھیں بتوں کی عبادت کے ذریعے سے گمراہ کر کے قیامت کے دن بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو؟!

(22) جو اپنی عبادت اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے اور نیک عمل کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے یقیناً وہ مضبوط کڑا تھام لیا جس سے نجات کی امید رکھنے والا چمٹ جاتا ہے جبکہ اسے اس کے ٹوٹنے کا ڈر نہیں ہوتا جسے اس نے پکڑا ہے۔ تمام امور کا انجام اور لوٹنا صرف اللہ کی طرف ہے اور وہ ہر ایک کو وہ بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔

(23) جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تو اے رسول (ﷺ)! اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔ قیامت کے دن اکیلے ہماری ہی طرف انھیں لوٹنا ہے، تو ہم انھیں ان کے وہ برے اعمال بتائیں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے اور ان کی سزا بھی دیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے جو سینوں میں ہے اور ان میں موجود کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(24) ہم دنیا کی جو نعمتیں اور لذتیں انھیں عطا کرتے ہیں، ان کے ذریعے سے ہم انھیں تھوڑے عرصے ہی کے لیے فائدہ دیتے ہیں، پھر قیامت کے دن ہم انھیں سخت عذاب کی طرف دھکیل دیں گے اور وہ ہے آگ کا عذاب۔

(25) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان مشرکوں سے پوچھیں: آسمان کس نے پیدا کیے اور زمین کس نے پیدا کی تو وہ ضرور کہیں گے: انھیں اللہ نے پیدا کیا ہے۔ ان سے کہہ دیں: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تم پر حجت قائم کر دی لیکن ان کی اکثریت اپنی جہالت کی وجہ سے نہیں جانتی کہ تعریفوں کا حقدار کون ہے۔

(26) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اس کا خالق، مالک اور اس کی تدبیر کرنے والا صرف اکیلا اللہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی تمام مخلوقات سے بے نیاز اور دنیا و آخرت میں قابل تعریف ہے۔

(27) اگر زمین پر موجود تمام درخت کاٹے جائیں اور ان کی قلمیں تراشی جائیں اور سمندر اور اس جیسے مزید سات سمندروں کی سیاہی بنائی جائے تو بھی اللہ کے کلمات لامحدود ہونے کی بنا پر ختم نہ ہوں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اس کا شکر کرنے اور اس پر ایمان لانے کا ذریعہ ہیں، اس کے ساتھ کفر کرنے کا ذریعہ نہیں۔

❀ اندھی تقلید کے خطرات، بالخصوص جب یہ عقائد کے معاملات میں ہو۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کی رضا کے حصول کے لیے نیک عمل کرنے کی بہت اہمیت ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
3 ع 11 12 مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ
الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ
عَنْ وَّلَدِهٖ ؗ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ
يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ
4 ع 4 13 وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

(28) اے لوگو! تمھاری تخلیق اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے تمھیں اٹھانا اللہ کے لیے اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک جان پیدا کرنا اور اسے اٹھانا آسان ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا ہے، اس کے لیے ایک آواز کا سننا دوسری آواز کے سننے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ وہ ایسا دیکھنے والا ہے کہ ایک چیز کو دیکھنے کے ساتھ دوسری کو دیکھنا اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ اسی طرح کسی ایک جان کو پیدا کرنا یا اسے دوبارہ اٹھانا اس کے لیے کسی دوسری جان کے پیدا کرنے یا اٹھانے میں رکاوٹ نہیں۔

(29) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو کم کرتا ہے تاکہ دن بڑھ جائے اور دن کو کم کرتا ہے تاکہ رات بڑھ جائے اور اس نے سورج اور چاند ہر ایک کی راہ مقرر کر دی ہے۔ وہ دونوں اپنے اپنے مدار میں مقرر وقت تک چلتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس سے چھپا نہیں اور وہ ضرور ان اعمال کی تمھیں جزا دے گا۔

(30) یہ رات دن اور سورج چاند کی تدبیر اور تقدیر اس بات کی گواہ ہیں کہ اکیلا اللہ ہی برحق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں برحق ہے اور مشرک اللہ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہیں، وہ ایسا باطل ہے جس کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی ذات، غلبے اور تمام مخلوقات پر قدرت رکھنے کے اعتبار سے بلند ہے جس سے اوپر کوئی نہیں اور جو ہر چیز سے بڑا ہے۔

(31) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ دریا میں کشتیاں اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور تابع کرنے سے چل رہی ہیں تاکہ اے لوگو! وہ تمھیں اپنی قدرت اور لطف وکرم پر دلالت کرنے والی نشانیاں دکھائے۔ بلاشبہ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل ہیں ہر اس شخص کے لیے جو آنے والی مصیبت پر بہت زیادہ صبر کرنے والا اور اللہ کی جو نعمتیں اسے میسر ہوں، ان پر خوب شکر کرنے والا ہو۔

(32) جب انھیں پہاڑوں کی مثل موجیں اور بادل ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں تو وہ دعا اور عبادت کو اللہ کے لیے خاص کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر لیتا ہے اور انھیں خشکی کی طرف نجات دے کر غرق ہونے سے بچا لیتا ہے تو کچھ لوگ متوسط اور درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں کہ جس طرح انھیں پوری طرح شکر کرنا چاہیے، وہ نہیں کرتے اور کچھ لوگ اللہ کی نعمت کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر غدار (جیسے یہ شخص ہے جس نے اللہ سے وعدہ کیا کہ اگر اس نے اسے نجات دی تو وہ ضرور اس کا شکر گزار ہوگا) اور اللہ کی نعمتوں کی بہت زیادہ ناقدری کرنے والا کرتا ہے جو اپنے رب کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکر نہیں کرتا۔

(33) اے لوگو! اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور اس دن کے عذاب کا خوف رکھو جس دن کوئی والد اپنی اولاد کے کام آئے گا نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے ذرہ بھر کام آئے گا۔ بلاشبہ قیامت کے دن اللہ کی جزا کا وعدہ برحق اور ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی اپنی شہوات اور کھیل تماشوں کی وجہ سے تمھیں غافل نہ کر دے اور شیطان تمھیں اللہ تعالیٰ کے حلم (بردباری) اور تم سے عذاب کو مؤخر کرنے کے بارے میں ہرگز دھوکے میں مبتلا نہ کرے۔

(34) بلاشبہ اللہ اکیلے ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی جانتا ہے کہ وہ کب آئے گی۔ وہ جب چاہے بارش نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی؟! بدبخت ہے یا سعادت مند؟! اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل خیر اور شر کیا کمائے گا اور نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی یہ سب کچھ جانتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ خوب جاننے والا اور اس سب کچھ سے باخبر ہے۔ ان امور میں سے کوئی بھی چیز اس سے چھپی نہیں۔

فوائد: ❀ دن اور رات کا گھٹنا بڑھنا اور سورج اور چاند کا تابع ہونا ایسی عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ پاک کی قدرت کی دلیل ہیں اور ایسی عظیم نعمتیں ہیں جو شکر کی حقدار ہیں۔
❀ صبر اور شکر اللہ تعالیٰ کی آیات سے عبرت حاصل کرنے کے وسیلے اور ذریعے ہیں۔
❀ قیامت کا خوف دنیا کی دھوکا دہی سے اور شیطانوں کے وسوسوں کے پیچھے لگنے سے محفوظ رکھتا ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کا علم تمام غیب کی باتوں پر محیط ہے۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ
اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣ اَللّٰهُ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ
يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٨ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ۝٩ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٠

سورۃ السجدۃ مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: مخلوق کی حقیقت اور دنیا و آخرت میں انسان کے احوال کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿الٓمّٓ﴾ اس طرح کے حروف پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) یہ قرآن جو محمد رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں، یہ ان پر رب العالمین کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(3) یہ کافر کہتے ہیں کہ بلا شبہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن گھڑ کر اپنے رب کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ معاملہ اس طرح نہیں جیسے انھوں نے کہا، بلکہ یہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! یہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا ہوا ہے تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے کوئی رسول نہیں آیا تاکہ وہ حق کی طرف راہ پا کر اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں۔

(4) اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، انھیں چھ دن میں پیدا کیا جبکہ وہ انھیں آنکھ جھپکنے سے بہت کم وقت میں پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ پھر وہ عرش پر بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ اے لوگو! اس کے سوا تمھارا کوئی مددگار نہیں جو تمھارے معاملے کو سنبھالے یا ایسا کوئی سفارشی نہیں جو تمھارے رب کے ہاں تمھاری سفارش کرے۔ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے اور اس اللہ کی عبادت نہیں کرتے جس نے تمھیں پیدا کیا اور اس کے ساتھ غیروں کی عبادت کرنا ترک نہیں کرتے؟!

(5) اللہ سبحانہ وتعالیٰ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات کے ہر امر کی تدبیر کرتا ہے، پھر یہ امر اس کی طرف ایسے دن میں بلند ہوتا ہے جس کی مقدار اے لوگو! تمھارے دنیا کے شمار کیے ہوئے ہزار سال کے برابر ہے۔

(6) وہ ذات جو ان سارے معاملات کی تدبیر کرتی ہے، وہ ہر غیب وحاضر کو جاننے والی ہے اور ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔ اپنے مومن بندوں پر خوب مہربان ہے۔

(7) جس نے ہر چیز کو مضبوط اور مستحکم طریقے سے پیدا کیا اور آدم علیہ السلام کو کسی پچھلے نمونے کے بغیر مٹی سے بنایا۔

(8) پھر اس کے بعد اس کی اولاد کو اس پانی سے پیدا کیا جو مادہ منویہ کی صورت میں اس سے نکلا۔

(9) پھر انسان کی تخلیق مکمل کر کے اسے ٹھیک ٹھاک کیا، پھر اس میں اپنی روح سے پھونکا، اس طرح کہ روح پھونکنے پر مقرر فرشتے کو روح پھونکنے کا حکم دیا۔ اے لوگو! اس نے تمھارے کان بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے سے سنو، آنکھیں بنائیں تاکہ تم ان سے دیکھو اور دل بنائے تاکہ تم ان کے ساتھ سمجھو۔ تم ان نعمتوں پر جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی ہیں، کم ہی اللہ کا شکر ادا کرتے ہو۔

(10) موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: جب ہم مر جائیں گے، زمین میں گم ہو جائیں گے اور ہمارے جسم خاک ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟! یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں اور اس پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

فوائد: ❀ رسولوں کو بھیجنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ اپنی قوموں کو سیدھی راہ دکھائیں۔

❀ کسی تشبیہ ومثال کے بغیر اللہ تعالیٰ کے لیے صفت استوا ثابت ہے۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ
لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا
سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السَّجْدَة تَتَجَافٰى
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ
فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا
فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ
قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

ع 1 11 14

السجدۃ 9

وقف غفران

(11) اے رسول (ﷺ)! موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے ان مشرکوں سے کہہ دیں: وہ موت کا فرشتہ تمھیں فوت کرے گا جسے اللہ تعالیٰ نے تمھاری روحیں قبض کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے، پھر تم قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے ہماری طرف اکیلے ہی لوٹائے جاؤ گے۔

(12) عنقریب قیامت کے دن مجرم اس حال میں ظاہر ہوں گے کہ وہ ذلیل ہوں گے، ان کے سر شرمندگی و ندامت سے جھکے ہوں گے جس کا سبب ان کا دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار ہوگا۔ وہ اس ذلت و رسوائی کو محسوس کریں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! جس دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا ہم انکار کرتے اور اسے جھٹلاتے تھے، وہ آج ہم نے دیکھ لیا ہے اور جو کچھ رسول تیری طرف سے لائے تھے، اس کی سچائی کو بھی سن لیا، لہٰذا ہمیں دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دے کہ ہم نیک عمل کریں جو تجھے ہم سے راضی کر دیں۔ ہمیں اب دوبارہ جی اٹھنے اور رسولوں کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کا یقین ہوگیا ہے۔ اگر آپ مجرموں کو اس حال میں دیکھ لیں تو آپ بہت بڑا معاملہ دیکھیں گے۔

(13) اگر ہم ہر شخص کو اس کی ہدایت اور توفیق دینا چاہتے تو اسے اس کے لیے تیار کر دیتے لیکن میری طرف سے حکمت اور عدل کے ساتھ یہ بات طے ہوچکی ہے کہ میں قیامت کے دن جہنم کو جنوں اور انسانوں میں سے کافروں کے ساتھ ضرور بھروں گا، یہ اس وجہ سے ہوگا کہ انھوں نے ایمان اور استقامت کی راہ کے مقابلے میں کفر اور گمراہی کا راستہ اپنایا۔

(14) قیامت کے دن ان کی سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: اب اس غفلت کے سبب عذاب کا مزہ چکھو جس کا دنیا میں تم شکار رہے اور قیامت کے دن اپنے حساب کتاب کے لیے اللہ سے ملاقات کی پروا نہ کی۔ بلا شبہ ہم تمھیں عذاب میں اس طرح بے یار و مددگار چھوڑیں گے کہ اس کی پروا نہیں کریں گے کہ تمھارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ انھیں کہا جائے گا: آگ کا دائمی عذاب چکھو جو دنیا میں تمھارے کیے ہوئے گناہوں کی وجہ سے کبھی ختم نہ ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مجرموں کا حال ذکر کیا تو ساتھ ہی ایمان والوں کا حال بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(15) بلا شبہ ہمارے رسول پر نازل کی ہوئی آیات پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انھیں ان آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور وہ کسی حال میں بھی اللہ کی عبادت اور اس کے حضور سجدہ کرنے سے تکبر نہیں کرتے۔

(16) ان کے پہلو ان بستروں سے الگ رہتے ہیں جن پر وہ سوتے ہیں۔ وہ انھیں چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ اس کے عذاب سے ڈرتے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے اپنی نماز وغیرہ میں اسے پکارتے ہیں اور جو مال ہم نے انھیں دیے ہیں، انھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(17) اب کوئی شخص نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا تیار کر رکھا ہے۔ یہ اس کی طرف سے ان کے لیے ان نیک اعمال کا بدلہ ہے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ یہ اتنی بڑی جزا اور بدلہ ہے کہ اس کی عظمت کے پیش نظر اس کا احاطہ صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے۔ (18) جو شخص اللہ پر ایمان لانے والا ہو، اس کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے والا ہو، وہ اس کی طرح نہیں جو اس کی اطاعت سے سرکش اور باغی ہو۔ اللہ کے ہاں بدلے اور جزا میں یہ دونوں گروہ برابر نہیں ہو سکتے۔ (19) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے جو جزا تیار کی گئی ہے، وہ ایسی جنتیں ہیں جن میں وہ ٹھہریں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کی عزت و تکریم ہوگی اور ان نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ (20) جو لوگ کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکل گئے تو قیامت کے دن ان کے لیے جو ٹھکانا تیار کیا گیا ہے، وہ آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے، دوبارہ اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان کی سرزنش کے لیے ان سے کہا جائے گا: اب اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم دنیا میں اس وقت جھٹلاتے تھے جب تمھارے رسول تمھیں اس سے ڈراتے تھے۔

فوائد: ❀ مشرکوں کا دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کو محال سمجھنا، حالانکہ اس کے واضح دلائل موجود ہیں۔ ❀ قیامت کے دن کافروں کا ایمان لانا انھیں فائدہ نہیں دے گا کیونکہ وہ بدلے کا دن ہے، عمل کا نہیں۔ ❀ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے غافل رہنے کے نقصانات اور خطرات ہیں۔ ❀ رات کا قیام ایمان والوں کی سیرت کا حصہ ہے۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع 2 11 15
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾ وَ
جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۛ وَ
كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ
الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ
اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى الثّلٰثة
هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع 3 8 16

21 ان جھٹلانے والوں اور اپنے رب کی اطاعت سے نکلنے والوں نے اگر توبہ نہ کی تو آخرت کا بڑا عذاب جو ان کے لیے تیار کیا گیا ہے، اس سے پہلے ہم انھیں دنیا میں مشکلات اور مصیبتوں کا مزہ ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ اپنے رب کی اطاعت کی طرف لوٹ آئیں۔

22 اس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں جسے اللہ کی آیتوں کے ذریعے سے وعظ کیا گیا، اس نے نصیحت حاصل نہ کی اور انھیں نظرانداز کر کے ان سے منہ پھیر لیا۔ بلاشبہ ہم کفر اور نافرمانیاں کرنے والے مجرموں سے، جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں، ہر صورت میں ضرور انتقام لینے والے ہیں۔

23 یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات عطا کی، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسراء و معراج کے موقع پر موسیٰ (علیہ السلام) سے اپنی ملاقات کے بارے میں شک نہ کریں۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہونے والی کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے گمراہی سے ہدایت کی طرف لانے والی بنایا تھا۔

24 جب بنی اسرائیل نے اللہ کے حکم ماننے، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جانے اور دعوتِ دین کی راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا تو ہم نے ان میں ایسے پیشوا بنائے جن کی حق و ہدایت میں لوگ پیروی کرتے تھے اور وہ حق کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتے تھے۔ وہ یہ سب کچھ ہمارے حکم دینے کی وجہ سے اور ہماری تائید و تقویت کے ساتھ کرتے تھے۔ وہ اپنے رسولوں پر نازل ہونے والی اللہ کی آیتوں کی بھرپور انداز میں تصدیق کرتے تھے۔

25 اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی ہے جو قیامت کے دن ان کے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ دنیا میں اختلاف کرتے تھے، چنانچہ وہ واضح کر دے گا کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا۔ پھر وہ ہر ایک کو وہ بدلہ دے گا جس کا وہ حق دار ہوگا۔

26 کیا یہ اندھے ہیں کہ انھیں پتا نہیں چلتا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی پچھلی قوموں کو ہلاک کیا؟! اور یہ ہیں کہ ان کے مکانوں میں چل پھر رہے ہیں جن میں وہ ہلاکت سے پہلے رہتے تھے اور پھر بھی ان کی حالت سے نصیحت نہیں پکڑتے۔ بلاشبہ ان پچھلی قوموں کے کفر اور نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی ہلاکت و تباہی کے جو واقعات پیش آئے، ان میں یقیناً عبرتیں ہیں جن سے ان تعلیمات کی سچائی ثابت ہوتی ہے جو ان کے رسول، اللہ کی طرف سے ان کے پاس لے کر آئے۔ کیا اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے لوگ قبول کرنے اور نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے نہیں سنتے؟

27 مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم بارش کا پانی بنجر اور خشک زمین کی طرف بھیجتے ہیں جس میں کوئی سبزہ نہیں ہوتا، پھر اس پانی کے ساتھ ہم کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے اونٹ، گائیں اور بکریاں کھاتی ہیں اور وہ خود بھی اس سے کھاتے ہیں؟! کیا وہ یہ دیکھتے نہیں اور انھیں یہ شعور اور سمجھ نہیں کہ جس نے خشک زمین کو سرسبز و شاداب کیا، وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟!

28 دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے لوگ عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: وہ فیصلہ کب ہوگا جس کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ وہ قیامت کے دن ہمارے اور تمھارے درمیان جدائی ڈال دے گا، پھر ہمارا ٹھکانا آگ ہوگا اور تمھارے لوٹنے کی جگہ جنت ہوگی؟!

29 اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: یہ وعدہ قیامت کا دن ہے۔ بلاشبہ وہ بندوں کے درمیان فیصلے کا دن ہے جس دن کو دیکھ لینے کے بعد ان لوگوں کا تصدیق کرنا انھیں کوئی فائدہ نہ دے گا جنھوں نے دنیا میں اللہ کے ساتھ کفر کیا اور نہ انھیں ڈھیل دی جائے گی کہ وہ اپنے رب کے حضور توبہ کریں اور اس کی طرف رجوع کریں۔

30 چنانچہ اے رسول (ﷺ)! جب یہ اپنی گمراہی پر اڑ ہی گئے ہیں تو آپ ان لوگوں سے منہ پھیر لیں اور انتظار کریں کہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی اس عذاب کے انتظار میں ہیں جس کی آپ انھیں دھمکی دیتے ہیں۔

فوائد: ❀ کافر کے لیے دنیا کا عذاب اس کی توبہ اور رجوع کا ایک سبب ہے۔ ❀ ہمارے نبی ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان اسراء و معراج کے موقع پر ملاقات کا ثبوت۔ ❀ صبر اور یقین دین کے اماموں اور پیشواؤں کی دو اہم صفات ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١ۙ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝٢ۙ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ۝٣ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ
اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ
اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ
يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝٤ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ
تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦

سورۂ احزاب مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی ﷺ پر خصوصی شفقت وعنایت کا ذکر ہے، نیز آپ ﷺ کی عزت و ناموس اور آپ کے اہلِ بیت کی حفاظت اور دفاع کا بیان ہے۔

تفسیر: (1) اے نبی (ﷺ)! آپ اور آپ کے ساتھی اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اللہ کے تقویٰ اور پرہیزگاری پر کاربند رہیں اور صرف اسی سے ڈریں۔ کافروں اور منافقوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کافروں اور منافقوں کی سازشوں کو خوب جاننے والا اور اپنی تخلیق وتدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(2) اور اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کا رب آپ پر نازل کرتا ہے۔ بلاشبہ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں رہتی اور وہ ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی جزا اور بدلہ دے گا۔

(3) آپ اپنے تمام معاملات میں اکیلے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں۔ اس کے بندوں میں سے جو اس پر اعتماد اور بھروسا کرے، وہ اس کی حفاظت کے لیے کافی ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ اسی طرح اس نے حرام ہونے میں بیویوں کو ماؤں کے درجے میں رکھا ہے نہ منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کا مقام دیا ہے۔ بلاشبہ ظہار (آدمی کا بیوی کو خود پر اپنی ماں بہن کی طرح حرام قرار دینا) اور اسی طرح منہ بولا بیٹا بنانا زمانۂ جاہلیت کی رسمیں ہیں جنھیں اسلام نے کالعدم ٹھہرا کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ ظہار اور منہ بولے بیٹے والی بات صرف تمھاری زبان کی حد تک ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بیوی ماں بنتی ہے نہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا بنتا ہے۔ اللہ پاک حق بات کہتا ہے تاکہ اس کے بندے اس پر عمل کریں اور وہ راہِ حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

(5) جنھیں تم اپنے بیٹے خیال کرتے ہو، ان کی ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کرو۔ ان کی ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت اللہ تعالیٰ کے نزدیک عدل والی بات ہے۔ اگر تمھیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو کہ جن کی طرف تم ان کی نسبت کر سکو تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں اور غلامی سے تمھارے آزاد کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا انھیں یوں بلاؤ: اے میرے بھائی! اے بھتیجے! جب تم میں سے کوئی غلطی کر بیٹھے اور منہ بولے بیٹے کی منہ بولے باپ کی طرف نسبت کرے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن تم جان بوجھ کر ایسا کرو گے تو گناہ گار ٹھہرو گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے کہ خطا پر ان کی پکڑ نہیں کرتا۔

(6) اللہ کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ مومنوں کو جس چیز کی طرف بلائیں، اس میں آپ ان پر خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں، خواہ ان کے دل کسی دوسری جانب مائل ہوں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات تمام ایمان والوں کی مائیں ہیں۔ کسی بھی مومن پر حرام ہے کہ وہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان میں سے کسی کے ساتھ نکاح کرے۔ اللہ کے حکم کے مطابق قریبی رشتے دار ایک دوسرے کی وراثت کے زیادہ حقدار ہیں بہ نسبت ان کے جن کا تعلق ایمان اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی بنیاد پر ہے، جو اسلام کے ابتدائی دور میں ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے، پھر ان کی وراثت کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ ہاں، اے ایمان والو! اگر تم اپنے دوستوں کے حق میں، جو ورثاء کے علاوہ ہیں، وصیت کر کے یا ان سے حسنِ سلوک کر کے ان کے ساتھ کوئی بھلائی کرو تو اس کا تمھیں اختیار ہے۔ یہی حکم لوحِ محفوظ میں درج ہے، لہٰذا اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

فوائد: ❀ کوئی شخص اپنے بڑے پن کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ نہیں کہ اسے نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔

❀ اس امت سے بھول چوک پر پکڑ نہیں ہوگی۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم کرنا واجب اور ضروری ہے۔

❀ نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے قدر و منزلت میں اعلیٰ مقام اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان سے نکاح کی حرمت کا بیان کیونکہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۷﴾
لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرًا ۚ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ
زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ
يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا
فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ
لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ
مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

1 ع 8 17

ع 10 - عند المتقدمین 12

(7) اور اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب ہم نے انبیاء علیہم السلام سے پختہ عہد لیا کہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نیز جو وحی ان کی طرف نازل کی جائے، اسے آگے پہنچائیں اور خصوصی طور پر یہی عہد و پیمان آپ سے لیا اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام سے بھی لیا۔ ہم نے ان سے پختہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچانے پر جو انھیں امین بنایا گیا ہے، وہ اسے ذمہ داری سے پورا کریں گے۔

(8) اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے یہ پختہ عہد اس لیے لیا تا کہ وہ کافروں کی سرزنش کرنے کے لیے سچے رسولوں سے ان کی سچائی کے بارے میں سوال کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اپنے اور اپنے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے اور وہ ہے جہنم کی آگ۔

(9) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو جب کافروں کے لشکروں نے تم سے جنگ کرنے کے لیے مدینہ طیبہ پر چڑھائی کی اور منافقوں اور یہودیوں نے ان کی مدد کی تو ہم نے ان پر تیز ہوا مسلط کر دی۔ یہ بادِ صبا تھی جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی مدد کی گئی۔ ہم نے فرشتوں کے عظیم لشکر بھیجے جنھیں تم نہیں دیکھتے تھے، چنانچہ کافر پیٹھ پھیر کر اس حال میں بھاگ نکلے کہ انھیں کسی چیز پر اختیار نہ تھا۔ اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے اور ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ ضرور دے گا۔

(10) یہ اس وقت کی بات ہے جب کافر تم پر وادی کے اوپر اور نیچے کی طرف سے، یعنی مشرق و مغرب سے چڑھ آئے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب نگاہیں ہر طرف سے بے خبر صرف دشمن پر لگی ہوئی تھیں اور شدتِ خوف سے کلیجے منہوں کو آ گئے تھے۔ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے خیال کرنے لگے تھے۔ کبھی اللہ کی مدد و نصرت کا گمان گزرتا اور کبھی ناامیدی کے سائے منڈلانے لگتے۔

(11) یہیں غزوۂ خندق کے موقع پر ایمان والوں کا امتحان لیا گیا جب ان کے دشمن ان پر ٹوٹ پڑے اور شدتِ خوف سے وہ سخت پریشان ہوئے اور اس جانچ پڑتال سے مومن اور منافق کا صاف پتا چل گیا۔

(12) اس دن منافقوں اور کمزور ایمان والوں نے، جن کے دلوں میں شک تھا، کہا: اللہ اور اس کے رسول نے دشمنوں کے خلاف فتح اور زمین میں شان و شوکت اور عزت کا جو وعدہ ہم سے کیا تھا، وہ سراسر باطل ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

(13) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب منافقوں کے ایک گروہ نے مدینے والوں سے کہا: اے یثرب والو! (اسلام سے پہلے مدینہ طیبہ کا نام یثرب تھا) خندق کے قریب سلع پہاڑ کے دامن میں ٹھہرنا اب تمھارے لیے ممکن نہیں، لہٰذا اپنے گھروں کو لوٹ چلو اور ان کی ایک اور جماعت نبی (ﷺ) سے اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت مانگنے لگی یہ کہہ کر کہ ان کے گھر دشمنوں کے سامنے کھلے اور غیر محفوظ ہیں، حالانکہ ان کے گھر کھلے نہیں تھے جیسا کہ وہ خیال کر رہے تھے۔ وہ صرف اس جھوٹے عذر کے ذریعے سے دشمن سے بھاگنا چاہتے تھے۔

(14) اگر دشمن ہر طرف سے مدینے میں داخل ہو کر ان پر چڑھائی کرتا اور ان سے اللہ کے ساتھ کفر و شرک کرنے کی طرف لوٹنے کا مطالبہ کرتا تو یہ ضرور ان دشمنوں کی بات مان لیتے اور مرتد ہو کر کفر اختیار کرنے میں بس تھوڑا سا توقف کرتے۔

(15) احد کے دن لڑائی سے بھاگنے کے بعد یقیناً ان منافقوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انھیں دوبارہ لڑائی کا موقع دیا تو وہ ضرور اپنے دشمن سے لڑیں گے اور ان کے ڈر سے بھاگیں گے نہیں لیکن انھوں نے یہ عہد توڑ دیا۔ ہر بندے نے اللہ سے جو وعدہ کیا ہے، وہ اسے پورا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں ضرور باز پرس ہوگی۔

فوائد: ❀ اولو العزم رسولوں کی قدر و منزلت کا بیان۔ ❀ مشکلات پڑنے پر اللہ تعالیٰ کا اپنے مومن بندوں کی مدد و نصرت کا وعدہ ہے۔
❀ مشکل حالات میں منافقوں کے ایمان والوں کا ساتھ چھوڑنے کا بیان ہے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا
لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ
اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ
لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾ اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ
اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ
سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا
فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُوْنَ
الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ
بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا
ع 2 12 18 قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَاَ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾

(16) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر تم موت یا قتل ہو جانے کے ڈر سے لڑائی سے راہِ فرار اختیار کرو گے تو یہ بھاگنا تمھیں ہرگز فائدہ نہیں دے گا کیونکہ موت کا وقت مقرر ہے۔ جب تم راہ فرار اختیار کرو اور تمھاری موت کا وقت نہ ہو تو بھی تم دنیا کی زندگی سے تھوڑا وقت ہی فائدہ اٹھا پاؤ گے اور بالآخر مر جاؤ گے۔

(17) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر اللہ تمھیں موت یا قتل سے دوچار کرنا چاہے جسے تم ناپسند کرتے ہو یا تمھیں خیر و سلامتی سے رکھنا چاہے جس کی تم خواہش رکھتے ہو تو تمھیں اللہ تعالیٰ سے کون بچا سکتا ہے؟! کوئی بھی تمھیں اس سے بچانے والا نہیں۔ اور ان منافقوں کو اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں ملے گا جو ان کے معاملے کا ذمہ دار ہو اور نہ کوئی مددگار جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔

(18) اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ کرنے سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں: ہمارے پاس چلے آؤ اور اس کے ساتھ مل کر لڑائی نہ کرو تاکہ تمھیں قتل نہ کیا جائے۔ ہم تمھارے بارے میں ڈرتے ہیں کہ تم مارے جاؤ گے۔ یہ حوصلہ توڑنے والے جنگ میں کبھی کبھار ہی آتے اور شرکت کرتے ہیں تاکہ ذلت اور بدنامی سے بچ سکیں۔ ان کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرنا نہیں ہوتا۔

(19) اے مومنوں کے گروہ! یہ تم پر اپنے مال خرچ کرنے میں پورے کنجوس ہیں اور مال خرچ کر کے تمھاری مدد نہیں کرتے اور اپنی جانوں کے بارے میں بھی کنجوس ہیں کہ تمھارے ساتھ مل کر لڑائی نہیں کرتے، نیز یہ اپنی محبت میں بھی کنجوس ہیں کہ تم سے محبت نہیں کرتے، پھر جب دشمن سے ٹکرانے کے وقت ان پر خوف طاری ہوتا ہے تو اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں دیکھیں گے، وہ آپ کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ بزدلی کی وجہ سے ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھوم رہی ہوتی ہیں جسے موت کی سختیوں کا سامنا ہو۔ جب ان کا خوف ختم ہو جاتا ہے اور انھیں اطمینان ہو جاتا ہے تو اپنی تیز زبانوں سے آپ کو باتوں کے ذریعے سے تکلیف دیتے ہیں۔ وہ مال غنیمت کے بڑے لالچی ہیں کہ ہر وقت اسے تلاش کرتے ہیں۔ مذکورہ صفات کے حامل یہ لوگ صحیح معنوں میں ایمان نہیں لائے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا ثواب ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ثواب ضائع کرنا بہت ہی آسان ہے۔

(20) یہ بزدل سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اور اہلِ ایمان سے لڑنے کے لیے حملہ آور ہونے والے یہ لشکر اس وقت تک کسی صورت واپس نہیں جائیں گے جب تک ایمان والوں کا مکمل خاتمہ نہ کر لیں۔ فرض کریں اگر یہ فوجیں دوبارہ آ جائیں تو یہ منافق چاہیں گے کہ وہ مدینے سے باہر دیہاتیوں کے ساتھ ہوں۔ تمھاری خبریں دریافت کرتے رہیں کہ دشمن کے تمھارے ساتھ جنگ کرنے کے بعد تمھارا کیا بنا؟ اے ایمان والو! اگر یہ تمھارے ساتھ ہوتے تو بھی برائے نام لڑتے، اس لیے ان کی پروا نہ کرو اور نہ ان پر افسوس کرو۔

(21) یقیناً تمھارے لیے رسول (اکرم ﷺ) کا قول و فعل اور کردار بہترین نمونہ ہے۔ آپ بذاتِ خود موجود رہے اور جنگ میں شرکت کی تو اس کے بعد تم رسول اکرم ﷺ کی ذات کے مقابلے میں اپنی ذات کے بارے میں کیسے بخل کر سکتے ہو؟ رسول اللہ (ﷺ) کو نمونہ وہی بناتا ہے جو اللہ سے ثواب اور اس کی رحمت کی امید رکھتا ہو، آخرت کے دن پر یقین رکھتا اور اس کے لیے عمل کرتا ہو، نیز کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہو۔ جو شخص آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو نہ کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہو تو وہ رسول اکرم ﷺ کی پیروی نہیں کرتا۔

(22) جب ایمان والوں نے دیکھا کہ فوجیں ان سے لڑنے کے لیے اکٹھی ہیں تو انھوں نے کہا: یہ وہ آزمائش، امتحان اور مدد ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس بارے میں سچ کہا تھا۔ وہ وعدہ یقیناً پورا ہو گیا اور ان فوجوں کو دیکھ کر ان کے اللہ پر ایمان اور اس کی فرمانبرداری میں اضافہ ہی ہوا۔

فوائد: ❀ موت کا وقت مقرر ہے۔ جنگ اس وقت کو قریب کر سکتی ہے نہ اس سے بھاگنا اسے دور کر سکتا ہے۔ ❀ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سے روکنا اور بددل کرنا ہمیشہ منافقوں کا کام رہا ہے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ اپنے اقوال و افعال میں مومنوں کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا اور اس کی اطاعت اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ
مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لِّيَجْزِيَ
اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ
يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ
اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ ع 3 19
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾
وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ يٰنِسَآءَ
النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ
لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

(23) مومنوں میں سے کئی مرد ہیں جنھوں نے اللہ سے سچ بولا اور جہاد فی سبیل اللہ میں جس صبر اور ثابت قدمی کا انھوں نے اس سے وعدہ کیا، اسے پورا کر دکھایا، چنانچہ ان میں سے کچھ فوت ہو گئے یا اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور کچھ ایسے ہیں جو اللہ کی راہ میں شہادت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان مومنوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا، اس میں ویسی کوئی تبدیلی نہیں کی جیسی کہ منافقوں نے اپنے عہدوں اور وعدوں کے ساتھ کی۔

(24) تاکہ اللہ تعالیٰ ان سچوں کو جنھوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پورے کیے، ان کی سچائی اور اپنے وعدے وفا کرنے کی جزا دے اور اگر چاہے تو عہد توڑنے والے منافقوں کو عذاب دے کہ انھیں کفر سے توبہ کرنے سے پہلے ہی موت دے دے یا انھیں توبہ کی توفیق دے کر ان پر توجہ فرمائے۔ جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(25) اللہ تعالیٰ نے قریش، غطفان اور ان کے اتحادیوں کو ان کے کرب و تکلیف اور غم و غصہ کے ساتھ نامراد لوٹا دیا کہ ان کی ساری خواہشیں دھری کی دھری رہ گئیں۔ مومنوں کو سرے سے ختم کرنے کا جو ارادہ لے کر وہ آئے تھے، اس میں انھیں کامیابی نہ ملی۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کے لیے کافی ہو گیا کہ اس نے ان پر آندھی بھیج دی اور کچھ فرشتے نازل کر دیے۔ اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور سب پر غالب ہے۔ جو اس پر غالب آنے کی کوشش کرے، وہ ضرور اسے مغلوب اور ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(26) اللہ تعالیٰ نے ان سے تعاون کرنے والے یہودیوں (بنو قریظہ) کو بھی ان کے ان قلعوں سے نیچے اتارا جن میں وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہتے تھے اور ان کے دلوں میں خوف ڈال دیا۔ اے مومنو! ایک گروہ کو تم قتل کر رہے تھے اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے تھے۔

(27) ان کی ہلاکت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی فصلوں اور کھجوروں (کے باغات) سمیت ان کی زمینوں کا تمھیں مالک بنا دیا اور ان کے گھر بار اور دیگر اموال کا بھی تمھیں مالک بنا دیا اور خیبر کی زمین کا بھی تمھیں مالک بنا دیا جسے ابھی تک تم نے روندا نہیں لیکن عنقریب تم اسے اپنے قبضے میں کر لو گے اور یہ ایمان والوں کے لیے وعدہ اور بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(28) اے نبی (ﷺ)! آپ کی بیویوں نے جب آپ سے نان و نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا جبکہ آپ کے پاس انھیں زیادہ دینے کے لیے نہیں ہے، تو آپ ان سے کہہ دیں: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ میرے پاس، میں تمھیں کچھ دے دلا دوں جو طلاق یافتہ عورتوں کو دیا جاتا ہے اور تمھیں طلاق دے کر کوئی تکلیف اور نقصان پہنچائے بغیر رخصت کر دوں۔

(29) اگر تم اللہ کی رضا اور اس کے رسول (ﷺ) کی خوشنودی چاہتی ہو، نیز آخرت کے گھر میں جنت چاہتی ہو تو پھر اپنے حال پر صبر کرو۔ بلاشبہ تم میں سے جس نے صبر اور حسن معاشرت کا مظاہرہ کر کے نیک کام کیا تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

(30) اے نبی کی بیویو! جس نے تم میں سے کھلے عام نافرمانی کی تو اس کی قدر و منزلت اور نبیٔ اکرم ﷺ کی عزت کی حفاظت کے پیش نظر اسے قیامت کے دن دوگنا عذاب ہوگا اور یہ دوگنا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے عظیم کردار کی گواہی دینا، ان کے لیے بہت بڑا اشرف ہے۔
❀ بندے جب اللہ تعالیٰ سے ڈریں تو وہ ان کی وہاں سے مدد و نصرت کرتا ہے جہاں سے انھیں خیال تک نہیں ہوتا۔
❀ یہودیوں کی غداری کا برا انجام جنھوں نے لشکروں کی مدد کی۔
❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی اختیار کرنا ان کی قوتِ ایمانی کی عظیم دلیل ہے۔